سوال: عصر حاضر میں امت مسلمہ کو کن مسائل کا سامنا ہے؟ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان کا حل لکھیں۔

جواب۔ سورہ آل عمران (110)

ترجمہ:- تم بہترین امت ہو۔ تم لوگوں کی بھلائی کے لیے پیدا کیے گئے ہو۔ نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔

تعارف:-

اسلامی تہذیب کی بنیاد:-

اسلامی تہذیب کی بنیاد حضور اکرم ﷺ نے ساتویں صدی عیسوی میں رکھی۔ جس کے بعد مسلمانوں کی یہ تہذیب بہت کامیاب اور بہت جامع تہذیب بن گئی تھی۔ اس تہذیب نے پوری دنیا کی تہذیبوں کو پیچھے چھوڑ دیا تھا اور مسلمان ہر دائرے میں آگے تھے۔ اور دنیا کی خوشحال ترین قوم تھے۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ مسلمان اپنے پیغمبر کی تعلیم کو پیچھے چھوڑ گئے۔ اسلیے آج اسلامی دنیا اس دنیا کی سب سے مجبور ترین قوم بن گئی ہے۔ مسلم دنیا کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار وسائل سے نوازا ہے۔ اسلامی ممالک کے پاس اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بیش بہا وسائل ہیں۔ اسلامی دنیا زرعی پیداوار

قیمتی معدنیات اور معاشی دولت سے مالا مال ہے۔ تیل کے وسائل، گیس کے ذخائر، کوئلے کے ذخائر اور باقی معدنیات کے بھی اسلامی دنیا میں بہتات ہے۔ جغرافیائی لحاظ سے دنیا کے اہم ترین علاقے مسلمانوں کے پاس ہیں۔ دنیا کے انتہائی اہم زمینی، سمندری اور ہوائی راستوں کے مالک مسلم دنیا کے ممالک ہیں۔ ان سب کے سوا ساتھ مسلمان بہترین انفرادی قوت کے مالک ہیں۔ ان کے پاس علم و ذہنی سرمایہ کی کمی نہیں ہے۔ اس طرح عالم اسلام کے پاس اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا سب کچھ ہیں وہ ہر لحاظ سے خود کفیل ہیں۔ مسلم امت میں بڑے بڑے مصلح افراد جیسے شاہ ولی اللہ، بڑے بڑے سائنس دان جیسے بوعلی سینا، بڑے بڑے عالم جیسے ابن خلدون اور بڑے بڑے ماہرین فلکیات پیدا ہوئے جنہوں نے مسلم دنیا کی ترقی کے لیے عظیم کارنامے سر انجام دیے ہیں اور مسلم دنیا کا نام روشن کیا ہے۔ لیکن آج کی دنیا میں سارے وسائل اور انفرادی قوت کے باوجود امت مسلمہ میں اتحاد، منصوبہ بندی اور تعاون کی کمی ہے وہ اپنے وسائل کو نہ تو صحیح طور پر استعمال کرنے کے قابل ہیں اور نہ ہی موجودہ دنیا اور جدید دور میں کوئی موثر اور اہم کردار ادا کرنے کے لائق ہیں یہی وجہ ہے کہ آج اسلامی دنیا کو بہت سارے مسائل جیسے کہ نااتفاقی، سیاسی مسائل، معاشی مسائل، اخلاقی مسائل، غربت اور بے روزگاری کے مسائل اور معاشرتی مسائل سب درپیش ہیں اور اسلامی دنیا دوسرے ممالک کے اوپر انحصار کر رہی ہیں اور اسلامی دنیا کی ذہنی آزادی ختم ہو گئی ہے اور مسلمان ہر ادارے میں پیچھے رہ گئے ہیں

عصر حاضر میں امت مسلمہ کے مسائل :-

امت مسلمہ کو دو بنیادی اقسام کے مسائل کا سامنا ہے۔

1- اندرونی مسائل۔
2- بیرونی مسائل۔

اندرونی مسائل :-

مسلم دنیا کو ~~مسلم~~ متعدد ~~اندرو~~ اندرونی مسائل اور مشکلات کا سامنا ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

1- نااتفاقی اور اتحادِ امت کا مسئلہ :-

آج کی دنیا کے مسلمان بکھرے ہوئے پرندوں کی طرح ہیں کیونکہ مسلمان مغرب غلامی سے اپنا ملی تشخص کھو چکی ہے۔ کئی مسلمان فرقے کی بنیاد پر اور کئی مسلمان عربی اور عجمی کی بنیاد پر ایک دوسرے سے علیحدہ ہیں مسلمانوں کا اسلام کی فوقیت اور حقانیت پر ایمان کمزور ہو گیا ہے۔ مسلمان قوم نے پچھلی صدی میں ایک ایک کر کے مغربی سامراج سے سیاسی آزادی تو حاصل کر لی ہے لیکن ذہنی غلامی میں تاحال مبتلا ہیں۔ جس کی وجہ سے امت مسلمہ میں ہر قسم کے لسانی، نسلی، علاقائی اور طبقاتی امتیازات پیدا ہو رہے ہیں اور عالم اسلام کمزور ہو رہا ہے اور امت مسلمہ اپنے آپس میں لڑ جھگڑ کر اپنا اتحاد خراب کر رہے ہیں جیسے کہ ایران، عراق سے لڑ رہا ہے اور سعودی عرب کے اور ایران کے آگے تناؤ ہیں اور اس تناؤ کی وجہ سے اسلامی دنیا بہت سے مسائل کا شکار ہو رہی ہیں۔

حل :-

نااتفاقی کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے اول تو مسلمان ممالک میں اسلامی تعلیمات کو عام کیا جائے اور اسلام کو ایک

CamScanner

غالب قوت کے طور پر عملاً نافذ کیا جائے۔ مغرب سے مرعوب ہونا اور ان کی اندھا دھند تقلید ترک کر دی جائے لیکن اسکا مطلب یہ نہیں کہ ہم اہلِ مغرب کی خوبیوں کو بھی نہ اپنائیں۔

عربی زبان کا ایک مشہور مقولہ ہے: یعنی صاف ستھری چیزوں کو لے لو اور گندی چیزوں کو ترک کر دیں۔

لہٰذا اس پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ہمیں اہلِ یورپ کی فحاشی اور بے حیائی کی عادات سے کنارہ کشی اختیار کر لینی چاہیئے مگر سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں نہ صرف ان کی پیروی کرنی چاہیے بلکہ ان سے سبقت لے جانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جیسا کہ پاکستان نے ایٹمی دھماکہ کر کے عالمِ اسلام کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے۔

2- ~~معاشی~~ مسلم دنیا کے معاشی مسائل اور بدحالی:-

عالمِ اسلام کے بڑے بڑے مسائل میں معاشی پسماندگی، سائنس اور ٹیکنالوجی میں مغرب کی محتاجی، غربت، بے روزگاری، تجارتی بددیانتی، باہمی معاشرتی عدم تعاون وغیرہ شامل ہیں۔ دنیا کی تقریباً تمام مسلم ممالک غربت کی لکیر سے نیچے ہیں ان کے پاس نہ انڈسٹری ہے، نہ تجارت اور نہ ہی ان کے پاس کوئی ایسا ذریعہ ہے کہ وہ اپنے ملک کو خود چلا سکیں جسکی وجہ ان کی ناقص معاشی پالیسیاں بھی ہے اور خراب نظامِ حکومت بھی ہے اسی وجہ سے مسلمان اپنے پاؤں پر خود کھڑے نہیں ہو رہے اور دوسرے ملکوں پر انحصار کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کے اقتصادی

مسائل اور معاشی مشکلات کی ابتدا اس وقت ہوئی جب مسلمانوں نے غیروں کے معاشی نظام کو اپنایا۔ مسلمان اپنے دورِ عروج میں اسلامی معاشی نظام پر عمل پیرا تھے اور اس کی برکات و ثمرات سے مالا مال تھے۔ زکوٰۃ و عشر کا نظام اجتماعی لحاظ سے نافذ تھا۔ دولت چند ہاتھوں میں جمع ہونے کے بجائے پورے معاشرے میں گردش کرتی تھی۔ معاشرہ عدل، احسان، تعاون اور خیر خواہی پر قائم تھی اور مسلمانوں میں معاشی خوشحالی اور فارغ البالی کا دور دورہ تھا لیکن جب عالم اسلام غیروں کا غلام اور محکوم بن گیا اور مغربی ممالک نے اسلامی ممالک پر سیاسی غلبہ حاصل کر لیا تو انہوں نے سرمایہ داری اور جاگیری نظام کو رائج کر دیا جس کی بنیاد سود، لوٹ اور خود غرضی پر مبنی ہے اس کے علاوہ بعض اسلامی ممالک پر اشتراکیت نے غلبہ پا لیا اور معاشی وسائل پر حکمران طبقہ نے قبضہ کر لیا چنانچہ ان دونوں نظاموں نے عالم اسلام میں نہ صرف معاشی مسائل پیدا کیے بلکہ مرحلہ وار فاقہ کا باعث بنے۔ عرب ممالک تیل کی دولت سے مالا مال ہیں۔ ان کی تمام دولت امریکہ اور یورپ کے بینکوں میں جمع ہے اس طرح یہ دولت بجی عالم اسلام کی معاشی ترقی کی بجائے مغربی ممالک کی

معاشی فلاح کے لیے استعمال ہو رہی ہے۔ پورا عالم اسلام مغرب کا معاشی طور پر محتاج ہے کیونکہ وہ جدید ٹیکنالوجی میں پسماندہ ہے اپنا خام مال مغرب کو سستے داموں دیتا ہے اور تیار شدہ مصنوعات مہنگے داموں خریدتا ہے پھر مغربی ممالک معاشی امداد کے نام پر سیاسی اور معاشی مفادات حاصل کرتے ہیں عالمی مالیاتی ادارے اسلامی ممالک پر ملکی مفاد کے خلاف سخت اور رسوا کن شرائط عائد کرتے ہیں۔

حل:-

ہمارے معاشی مسائل کا حل اسلامی معاشی نظام رائج کرنے میں ہے پھر جدید ٹیکنالوجی اور جدید سائنسی طریقوں کو اپنانا ہے کیونکہ سائنس اور ٹیکنالوجی کسی قوم کی میراث نہیں ہے بلکہ یہ پوری انسانیت کی مشترکہ میراث ہے۔ علاوہ ازیں اسلامی ممالک کو باہم معاشی تعاون اور اشتراک سے کام لینا چاہیے جس کی مثالیں اسلامی بین الاقوامی بینک، اسلامی مشترکہ منڈی وغیرہ ہے۔ ان اداروں کو مزید وسعت دینے اور مؤثر بنانے کی ضرورت ہے۔ تاکہ ہم اپنے وسائل سے خود استفادہ کر سکیں۔ اس کے علاوہ پیداوار میں اضافہ صنعتوں کا قیام اور برآمدات میں اضافہ بیروزگاری اور غربت کا حل ہے۔

3۔ مسلم دنیا کا سیاسی عدم استحکام :۔

سیاسی لحاظ سے عالم اسلام دو قسم کی مشکلات سے دوچار ہے۔ اول تو عالم اسلام مختلف دھڑوں میں تقسیم ہے۔ اسلامی ممالک میں وحدت، یک جہتی اور اتحاد کا فقدان ہے اور وہ بوقت ضرورت کوئی متفقہ اور موثر موقف اختیار کرنے سے قاصر ہیں۔ اور دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ ہر اسلامی ملک مستحکم سیاسی نظام سے محروم ہے۔ نتیجتاً انتشار، خلفشار اور طوائف الملوکی کا شکار ہے۔

آج کی دنیا کے کسی بھی اسلامی ملک میں جمہوریت نہیں ہے اور غیر اسلامی نظام جیسا کہ نام نہاد مغربی جمہوری بادشاہت اور سوشلزم رائج ہے۔ اور چونکہ اسلامی ممالک جمہوری نظام سے نہیں چل رہے اسلئے یہاں فیصلے بھی جمہوری انداز سے نہیں ہوتے اور ایک آمریت کا نظام رائج ہے اسی آمریت کے نظام کی وجہ سے عوام کو بنیادی حقوق سے محروم کر دیا گیا ہے اور شخصی آزادی سے لوگ محروم ہیں۔ عوام کو امور مملکت میں کوئی دخل حاصل نہیں حکمرانوں کی جڑیں عوام میں نہیں حکمران اور رعایا میں دوری اور بیگانگی ہے اسلئے اکثر اسلامی ممالک کی حکومتیں امریکہ کے اشارے پر بنتی اور بگڑتی ہیں۔ چونکہ سیاسی استحکام

دور ملکی ترقی ایک دوسرے پر انحصار کرتے ہیں اگر ملک میں سیاسی استحکام ہوگا تو ہی ملک میں معاشی بڑھوتری ہوگی اور ملک ترقی کی طرف گامزن ہوگا۔ لیکن اگر کسی ملک میں سیاسی استحکام ہی نہیں ہوگا تو وہاں کے لوگوں کو تجارت زراعت غرض کے ہر چیز میں ناکامی سے دوچار ہونا پڑتا ہے اور اس ملک میں غربت اور بے روزگاری کا راج ہوگا۔

شاعر مشرق علامہ اقبال رح نے فرمایا ہے کہ مایوسی اور نا امیدی کی کوئی بات نہیں اگر ملت اسلامیہ کاہلی اور سستی چھوڑ دے تو مستقبل روشن بنایا جا سکتا ہے۔

نا امید نہ ہو ان سے اے رہبر فرزانہ
کم کوش تو ہیں لیکن بے ذوق نہیں راہی

حل:

ان مسائل کا حل اسلام کی سیاسی تعلیمات کے نفاذ میں ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلام کا اخوت، مساوات اور عدل و احسان اور شورائیت پر مبنی سیاسی نظام قائم کیا جائے۔

عوام میں سیاسی شعور پیدا کیا جائے انہیں امور مملکت میں پوری طرح شریک کیا جائے تاکہ بڑی طاقتوں کو مداخلت کا موقع نہ مل سکے

اسکے علاوہ عالم اسلام کا اتحاد اور یک جہتی وقت کی ضرورت

ہے۔ عالمگیر اسلامی اخوت کو رواج دیا جائے۔ مسلمان ممالک کی دولت مشترکہ قائم کی جائے جہاں مسلمان اپنے مسائل اور اختلافات خود حل کر سکیں۔ موتمر عالم اسلامی، عرب لیگ اور او۔ آئی۔ سی جیسی عالمی تنظیموں کو مزید مضبوط بنا کر ایک موثر اسلامی بلاک معرض وجود میں لایا جائے تاکہ بقول حکیم الامت رحمۃ اللہ:

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر

4۔ امت مسلمہ کے معاشرتی مسائل:۔

امت مسلمہ کے زوال سے اسلامی معاشرتی نظام بھی زوال پذیر ہوا۔ غیر اسلامی نظریات مسلمانوں میں رواج پا گئے جس سے متعدد معاشرتی مسائل اور برائیاں عالم اسلام میں پیدا ہو گئیں۔ ان برائیوں کے دو اسباب ہیں:

غربت و افلاس:۔

غربت و افلاس کے متعلق حضور نے فرمایا ہے کہ: قریب ہے کہ فقر اور افلاس کفر تک پہنچ جائے چنانچہ غربت کی وجہ سے معاشرے میں بددیانتی، سمگلنگ، چوری، ڈکیتی اور بدکاری نے مسلم معاشرے میں راہ پائی۔

دولت کی فراوانی:-

معاشرتی مسائل کی دوسری اہم وجہ یہ ہے کہ بعض مسلم ممالک میں دولت کی فراوانی اور مال کی کثرت نے معاشرتی مفاسد کو جنم دیا۔ محنت کی جگہ راحت، جہاد کی جگہ عیش و عشرت اور جد و جہد کی جگہ سہل پسندی اور آرام طلبی نے لے لی۔ دولت کی کثرت نے طبقاتی کشمکش پیدا کی جس سے مسلمانوں میں باہمی بغض، حسد، نفرت اور حقارت نے جنم لیا۔ جب اسلامی اخوت کا رشتہ کمزور ہوا تو معاشرے سے عدل و انصاف ختم ہو گیا اور ظلم و ستم، انتشار اور خلفشار نے جگہ لے لی۔ ناجائز دولت اور کثرتِ مال سے عریانی فحاشی کی برائیاں بھی پیدا ہوئیں۔ قومی اور علاقائی تعصبات بھی پیدا ہوئیں جس سے مسلم معاشرے کا داخلی استحکام مجروح ہوا اور وہ غیروں کے لیے تر نوالہ ثابت ہوئیں۔

حل:-

ان معاشرتی مشکلات اور برائیوں کا حل یہ ہے کہ اخوت، مساوات، سادگی، محنت، عفت اور دیانت کی اسلامی تعلیمات کو عام کیا جائے تاکہ قرآن مجید کا یہ حکم انما المومنون اخوۃ عملی صورت میں نافذ ہو سکے۔

5- اخلاقی مسائل :-

آج کی مسلم دنیا کو اخلاقی انحطاط اور کردار کے بحران کا سنگین مسئلہ درپیش ہے۔ اسلامی ممالک میں اعلیٰ اخلاقی اقدار ختم ہو رہی ہے۔ ہماری نوجوان نسل بے راہ روی اور اخلاقی فساد کا شکار ہے۔ آج مسلم معاشرے میں وہ تمام اخلاقی برائیاں پائی جاتی ہے جن میں سے کسی ایک میں مبتلا ہونے کی وجہ سے گزشتہ اقوام پر تباہی نازل ہوتی رہی۔ مسلمان اخلاق فاضلہ سے محروم ہیں۔ معاشرے میں ہر طبقہ اخلاقی دیوالیہ پن کا شکار رہے۔

رشوت اور خیانت کے اخلاقی مسائل:-

اسلامی دنیا رشوت اور خیانت کے جیسے اخلاقی برائیوں میں مبتلا ہے۔ اسکے علاوہ کرپشن، اسراف، جھوٹ، فریب اور حرص و لالچ میں عالم اسلام میں عام ہو چکے ہیں

مال و دولت کی ہوس مسلمانوں کی کمزوری کا باعث بن چکی ہے اس کے مقابلے میں وہ اپنے دین و ایمان، دنیا و آخرت اور قومی وقار اور ملکی مفاد کو بیچ دیتے ہیں

"رشوت لینے والے اور دینے والے کو اسلام نے جہنمی قرار دیا ہے"

حل :-

ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلامی تعلیمات یعنی فکرِ آخرت، خوفِ خدا، قناعت و امانت کو عام کیا جائے۔ ساتھ ہی ساتھ انفرادی اور اجتماعی محاسبہ کا نظام

قائم کیا جائے۔ قومی خیانت کے مرتکب کسی بھی شخص کو معاف نہ کیا جائے۔ غرض قلبی تطہیر، ذہنی تزکیہ کے ساتھ ساتھ اسلامی تعزیرات اور قرآنی حدود کا نظام عملاً نافذ کیا جائے۔

6۔ تعلیمی مسائل:-

اسلامی دنیا کو تعلیمی میدان میں بھی متعدد مسائل کا سامنا ہے۔ مسلم ممالک میں شرح خواندگی کی کمی، بے مقصد اور مہنگا نظام تعلیم ہر سطح پر دوعملی اور غیر ملکی زبانوں کا تسلط اور ناقص نظام امتحان ہمارے بڑے بڑے تعلیمی مسائل ہے۔ ہمارا نظام تعلیم بے مقصد، مہنگا اور غیروں کا وضع کردہ ہے۔ یہ قومی امنگوں کی قدر اور ملکی تقاضوں کے خلاف ہے ہر سطح پر تعلیم میں دوعملی ہے۔ اگر ایک طرف دینی مدارس اور جدید تعلیمی اداروں میں خلیج حائل ہے تو دوسری طرف اردو میڈیم اور انگلش کا مسئلہ ہے۔ غریب اور امیر کے لیے تعلیمی ادارے علیحدہ علیحدہ ہے اسطرح ایک ہی ملک میں متعدد تعلیمی نظام رائج ہے پھر منصوبہ بندی کا فقدان ہے۔ فارغ التحصیل طلباء کی کھپت اور روزگار کا کوئی معقول انتظام نہیں جسکی وجہ سے ہمارا قابل، ذہین اور اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ یورپ اور امریکہ کا رخ کرتا ہے جہاں انہیں سازگار فضا

اور مثالیں ملتے ہیں۔

حل:-

یہ سنگین اور سنجیدہ مسائل ہیں جو عالم اسلام کے لیے فوری حل کے متقاضی ہیں۔ اس کے لیے اور مسلمان ممالک میں اسلامی نظام تعلیم قومی امنگوں، ملی تقاضوں اور جدید تقاضوں کے تحت وضع کیا جائے پھر قدیم مکتب سکیم کو نافذ کیا جائے نیز ہر سطح پر دو عملی کو ختم کیا جائے اور بجٹ میں تعلیم کی مد کے لیے زیادہ فنڈز رکھے جائیں کیونکہ تعلیم کی ترقی سے ہی قوم معاشی، اخلاقی اور معاشرتی ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتی ہے۔

2- اسلامی ممالک کے بیرونی مسائل:-

اسلامی ممالک کو اندرونی مسائل کے ساتھ ساتھ بیرونی مسائل کا بھی سامنا ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

1- مغربی ثقافت کی یلغار:-

مسلم امہ میں مغربی ثقافت تیزی سے داخل ہو رہا ہے اور مسلمان اس ثقافت کو اپناتے جا رہے ہیں اور بدقسمتی سے مسلمانوں کا یہ خیال ہے کہ مغربی ثقافت اپنانے سے ان کی ترقی ہو رہی ہے۔ جبکہ یہ مغربی ممالک کی ایک کوشش اور چال ہے کہ وہ مسلمانوں میں

دینی ثقافت کو عام کرے اور مسلمانوں کی اپنی ثقافت ختم ہو جائے اور مسلمان دینی پہچان بھول جائیں اور مغربی ثقافت کی ترقی ہوتی رہے۔ مغربی ثقافت ہی کا رواج پوری دنیا پر ہوتا رہے۔

مغربی تہذیب نے سب سے پہلے مسلمانوں کے اخلاق کو برباد کیا اور ان کو ذہنی طور پر غلام بنا دیا اور پھر ان کے نظام تعلیم کو بھی کیا۔

حل:-

امت مسلمہ کو چاہیے کہ سب سے پہلے مغربی طرزِ زندگی کی تربیت چھوڑ دیں اور اسلامی طرزِ زندگی کو اپنائے اس کے علاوہ دین اسلام کو پڑھنا مسلمانوں کے لیے ضروری ہے اور ترقی کرنے کے لیے آگے بڑھنے کے لیے اسلامی اصولوں سے واقف ہونا ضروری ہے۔ اسلامی تعلیمات کو سمجھ کر اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنی چاہیے اور دینی اسلامی ثقافت کو دوبارہ اپنا کر دین کے مطابق زندگی گزارنی چاہیے تاکہ ہماری پہچان برقرار رہے۔ اسلامی نظام کی حکمرانی اور اسلامی معاشی پالیسیوں کو فروغ دینے سے ہی اسلامی ثقافت کو دوبارہ فروغ مل سکتا ہے۔

2- مسلمانوں کے وسائل پر قبضہ کرنے کے لیے

مغربی ممالک کی جستجو:-

اللہ تعالیٰ نے مسلم ممالک کو بے پناہ قدرتی وسائل سے مالا مال کیا ہوا ہے۔ معدنیات، زرخیز زمین، تجارتی بندرگاہیں اور دورِ حاضر میں ترقی کے لیے جن اقسام کے خام مال کی ضرورت ہے وہ تمام اسلامی ممالک کے پاس وافر مقدار میں موجود ہیں۔

افغانستان، جس پر طویل عرصے سے سامراجی طاقتیں یلغار کر رہی ہیں، معدنیات سے مالا مال ملک ہے۔

اقوامِ متحدہ کی رپورٹ کے مطابق افغانستان کے پہاڑوں میں صرف سونا ہی ایک لاکھ ٹن پایا جاتا ہے۔ تانبے کے ذخائر بھی دنیا بھر سے زیادہ ہے۔ یہاں 17 مقامات ایسے ہیں جہاں لوہے کے 10 ارب ٹن سے بھی زائد مالیت کے ذخائر موجود ہیں جبکہ دارالحکومت کابل سے 180 کلومیٹر کے فاصلے پر صوبہ بامیان کے علاقے حاجی گاگ کی کانوں میں تقریباً ایک ارب 80 کروڑ ٹن اسٹیل کے ذخائر موجود ہیں۔

عام معدنیات سے ہٹ کر اسلامی ممالک کے پاس پیٹرول جیسی معدنیات بھی موجود ہے۔ صنعتی ترقی کا سارا انحصار اس دور میں پیٹرول پر ہے، جس کے ذخائر سے اللہ تعالیٰ نے عرب ممالک کو اس قدر نوازا ہے کہ کوئی بھی مغربی ملک ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ دنیا میں تیل پیدا کرنے والے 11 بڑے ممالک میں سے 9 اسلامی ممالک ہیں۔

لیکن بدقسمتی سے اسلامی ممالک کے وسائل کو مغربی طاقت ور ممالک استعمال کر رہی ہے اور اپنی صنعتیں بنا رہی ہیں۔

سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، ایران، عراق، کویت، الجزائر، لیبیا، نائجیریا اور سوڈان۔ قدرتی ذخائر سے مالا مال ہیں یہ ممالک لوہے، تیل، گیس اور زنک وغیرہ کی دولت سے مالا مال ہیں۔ سوڈان میں کیلشیم تانبے اور پیٹرولیم کی مصنوعات کافی مقدار میں پائی جاتی ہیں لیکن بدقسمتی سے وسائل پر کنٹرول مغربی طاقتوں کا ہیں جنہوں نے ملٹی نیشنل کمپنیوں کی شکل میں اپنا راج قائم کر رکھا ہے۔

~~حیرت کی بات یہ ہے کہ کسی اسلامی ملک~~ لیکن کسی بھی اسلامی ملک کی ملٹی ~~نیشنل کمپنی~~ نیشنل کمپنی نہیں ہے۔ پاکستان بھی اللہ کا نوازا ہوا ملک ہے جہاں تانبہ، کوئلہ اور قدرتی گیس وغیرہ بہت بڑی مقدار میں موجود ہیں اسلئے انکے یہاں دریا، صحرا، بلند و بالا پہاڑ اور وسیع و عریض سمندر بھی موجود ہیں۔ لیکن ان سب نعمتوں کے ہونے کے باوجود بھی یہ سارے ممالک خوشحال نہیں ہے کیونکہ ان پر مغربی ممالک کا قبضہ ہے۔

حل:-

عالم اسلام کے معدنی ذخائر یا تو زمین ہی میں دفن ہیں یا پھر ان سے اسلام دشمن قوتیں فائدہ اٹھا رہی

ہیں۔ اگر اسلامی ممالک تعلیم اور ٹیکنالوجی پر خصوصی توجہ دیں اور ایسے افراد اور ادارے تیار کریں جو ملک کے قدرتی وسائل اور موجود الوں کا بہتر استعمال جانتے ہوں اور جہاں سائنس اور ٹیکنالوجی کو ہی تمام تر اہمیت حاصل ہو تب ہی اسلامی ممالک دنیا میں قیادت کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔

3۔ مغرب میں اسلام کے بارے میں پائے جانے والے غلط تاثرات: اہم ترین چیلنج:-

امت مسلمہ کو درپیش اہم ترین چیلنج یہ ہے کہ مغرب میں اسلام کے بارے میں پائے جانے والے غلط تاثرات کو کس طرح ختم کیا جائے جو مغربی ذرائع ابلاغ نے ہمارے دین کے بارے میں پھیلا دیا ہے اور اسلام کو ایک انتہا پسند اور عسکریت پسند مذہب کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔ گزشتہ دو دہائیوں کے عرصے میں تہذیبوں کے تصادم جیسے کئی تصورات نے بھی اسلام کے بارے میں دنیا میں منفی رجحانات کو جنم دیا۔ عصر حاضر میں "امت مسلمہ" اسکے قائدین، محققین، ذرائع ابلاغ اور اہل علم و دانش کا اہم ترین فریضہ یہ ہے کہ وہ اسلام سے متعلق غلط تاثر کو ختم کریں

حل:-

امت مسلمہ کا اہم فرض ہے کہ وہ اسلام سے متعلق غلط تاثر کو ختم کریں اور دنیا پر واضح کریں کہ اسلام

امن، آزادی اور برداشت کا دین ہے اور یہی اسلام کا اصل چہرہ ہے۔ اس مقصد کا حصول بین التہذیبی اور بین المذہب مکالمے کا آغاز کر کے کیا جا سکتا ہے اس مکالمے کے آغاز سے مشرق اور مغرب میں بڑھتے ہوئے فاصلے کم ہو سکیں گے اور اسلامی اور مغربی دنیا میں ایک دوسرے کو سمجھنے اور بہتر تعلقات قائم کرنے کے حوالے سے پیش رفت ہو سکے گی۔

4۔ اسلام بمقابلہ جدیدیت کا معاملہ: ایک مشکل اور نازک چیلنج:-

گزشتہ چار سو سال کے عرصے میں پوری اسلامی دنیا بدترین دور سے گزری ہے کیونکہ اس دوران مکمل مسلم آبادی والے علاقوں کے ساتھ ساتھ اکثریتی مسلم آبادی والے ممالک پر بھی مغربی اقوام کا غاصبانہ قبضہ رہا ہے۔ اسطرح پوری مسلم دنیا کو ناکامی، علیحدگی اور خوف وہراس کی دلدل میں دھکیل دیا گیا ہے۔ بیسویں صدی میں مغربی اقوام کی کالونیاں اپنے اختتام کو پہنچیں اور مسلم ممالک کو غیر ملکی آقاؤں کے تسلط سے نجات حاصل ہوئی اور ان ممالک میں آزادی کا سورج طلوع ہوا۔ آزادی کی نعمت سے فیض یاب ہونے والے ان ممالک میں مشرقی

وسطی افریقہ، برصغیر اور مشرق بعید کے بہت سے ممالک شامل ہیں۔ جہاں اسلامی روایات اور اقدار کے فروغ کا آغاز ہوا۔ اس عرصے میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لیے فضا انتہائی سازگار تھی۔ اچانک پوری مسلم دنیا میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لیے بہت سی چھوٹی چھوٹی تحریکیں شروع ہو گئیں غیر ملکی تسلط ختم ہونے کے بعد بدقسمتی سے بہت سے مسلم ممالک بادشاہت یا آمرانہ سیاسی تسلط میں چلے گئے۔ ان حکمرانوں کی آمرانہ اور ظالمانہ پالیسیوں کے سبب اسلامی نشاۃ ثانیہ کی تحریکیں زیر زمین چلی گئیں اور ان میں بعض جماعتیں ظالمانہ سیاسی تسلط کے رد عمل کے طور پر جارحیت اور عسکریت کے راستے پر چل پڑیں۔

حل:-

اسلام بمقابلہ جدیدیت کا معاملہ ایک مشکل اور بہت نازک چیلنج ہے اور ان میں سے کوئی ایک چیز امت مسلمہ پر زبردستی نافذ کرنا مسئلے کا حل نہیں ہے۔ دراصل مسئلے کا حل کوئی درمیانی راستہ تلاش کرنے میں ہے۔ اہم ترین مسئلہ چیلنج یہی ہے کہ کس طرح مسلم امت کو انتہا پسندی سے نجات اور چھٹکارا دلا کر انتہائی احتیاط کے ساتھ اعتدال اور تحمل اور بردباری کا راستہ اختیار کرنے

کے لیے کوئی مضبوط اور قابلِ عمل تلقین کی جائے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ دنیا بھر کے مسلمان، قائدین، علماء، ماہرین تعلیم، دانشور، مفکرین، سائنس دان، بیوروکریٹس اور ماہرین مقامی اور علاقائی سطح پر باہم اکٹھے ہوکر اتفاق رائے پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور اس طرح امت مسلمہ کو اتحاد و اتفاق کے ساتھ ایک ایسے راستے پر گامزن کر دیا جائے جس سے لا محالہ مسلم امہ اپنی کھوئی ہوئی عزت و عظمت اور وقار دوبارہ حاصل کر سکے۔

5- مسلم ریاستوں کو اندرونی طور پر غیر مستحکم کرنے میں مغرب کا کردار:-

سامراجی طاقتیں امت مسلمہ کی بیداری کی مسلسل پھیلتی لہر کو روکنے کے لیے، جسے وہ اپنے ناجائز اہداف کے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ سمجھتی ہیں، جس حربے کا بہت زیادہ استعمال کرتی ہے وہ نفسیاتی جنگ ہے۔ مایوسی اور نا امیدی پھیلانا، تحقیر اور اپنی طاقت کی حد سے زیادہ نمائش اسی طرح دیگر ہزاروں نفسیاتی حربے آج استعمال ہو رہے ہیں اور آئندہ استعمال کیے جائیں گے

تاکہ مسلمانوں کو ان کے تابناک مستقبل سے ناامید کرے اس مستقبل کی سمت بڑھنے پر مجبور کر دیا جائے جو ان کی قوتوں کے مذموم مقاصد کے مطابق ہو۔ سامراج کے آغاز سے اب تک نفسیاتی جنگ اور ثقافتی یلغار مسلم ممالک پر سامراج کے غلبے کا سب سے موثر ترین حربہ رہا ہے۔

1-5-1 اسلامی ممالک پر مغرب کے حملے:-

اسلامی ممالک پر
بیرونی دشمنوں کی یلغار ہے جو ظلم واستبداد، تسلط پسندی و جارحیت اور دشمنی و عناد کے تحت انسانی زندگی کی فضا کو مکدر اور انسانی معاشرے کے لیے عرصہ حیات تنگ کر دیتے ہیں اور ظلم وستم، جنگ و جدل اور زور زبردستی کے ذریعے ان کی زندگی اجیرن کر دیتے ہیں۔ اسلامی علاقے کے افراد اور قومیں بھی ہمیشہ ان خطرات سے دوچار رہی ہیں اور آج یہ خطرات بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ مسلم ممالک میں سازش کے تحت بدعنوانیوں کی ترویج، مغربی ثقافت کا پرچار جس میں بعض بے ضمیر حکومتیں بھی مدد کر رہی ہیں اور جس کی زد میں انفرادی زندگی سے لے کر شہر کی ساخت، اخبارات اور اجتماعی طرزِ زندگی سبھی ہیں یہ سب اپنا ہدف

اور دوسری طرف لبنان، فلسطین، عراق اور افغانستان میں قتلِ عام، قومی، سیاسی اور اقتصادی دباؤ مسلم امہ کو لاحق خطرات ہیں۔

5.2- اسرائیلی حکومت عالم اسلام کے لیے خطرہ:

اس وقت سب سے اہم مسئلہ فلسطین کا ہے۔ گزشتہ نصف صدی سے یہ عالم اسلام کا بلکہ شاید عالم انسانیت کا سب سے بڑا مسئلہ رہا ہے۔ یہ ایک قوم کے رنج و غم اور مظلومیت کا مسئلہ ہے۔ یہ ایک ملک پر غاصبانہ قبضے کا مسئلہ ہے یہ مسلم ممالک کے قلب اور عالم اسلام کے مشرقی و مغربی علاقوں کے نقطہ وصال پر سرطانی پھوڑا پیدا کیے جانے کا مسئلہ ہے جس کا پے در پے دو فلسطینی نسلوں نے سامنا کیا ہے۔
اس طرح اسرائیلی حکومت عالمِ اسلام اور مسلمانوں کے حال اور مستقبل کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہے جسے رفع کرنے کے لیے موثر طریقوں کی ضرورت ہے۔

حل:-

ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلامی دنیا اور مغرب کے درمیان ایک جامع اور بامقصد مکالمے کا آغاز کیا جائے

اس کو بین التہذیبی مکالمے کا نام دیا جاسکتا ہے۔

حالات، سہولت اور اثر پذیری کے مطابق اس سلسلے میں نئی طرح کے طریق کار اختیار کیے جاسکتے ہیں۔ سیاست اور حکومت، اسلام اور دیگر مذاہب، عالم جیسے موضوعات پر اس مکالمے کا آغاز کرکے قابل عمل راہ اختیار کی جاسکتی ہے اور مسلم ریاستوں کی مزید کمزور ہو جانے اور پیچھے رہ جانے سے بچایا جاسکتا ہے۔

نتائج :- (Conclusion)

اسلام کی پندرہ سو سالہ تاریخ میں آج کا دور امت مسلمہ کے لیے مشکل ترین دور ہے۔ اسلامی تاریخ عروج و زوال کی داستانوں سے بھری پڑی ہے لیکن آج اسلامی دنیا جس دور سے گزر رہی ہے اور جس طرح حالات سے دوچار ہے اس کا کبھی کسی نے تصور بھی پیش کیا ہوگا۔ دنیا کے ایک ارب مسلمان مختلف قوتوں کی طرف سے مختلف سمتوں میں ہانکے جارہے ہیں۔ دنیا بھر کے مسلمان اس وقت دو حصوں میں تقسیم نظر آتے ہیں۔ ایک گروہ مذہبی اسلام کا حامی جبکہ دوسرا جدیدیت کا قائل ہے۔ پہلے گروہ کا ایمان اور عقیدہ ہے کہ ہمیں اپنی زندگیاں اسلامی اصولوں کے مطابق گزارنی چاہیے۔ مسلمانوں کا دوسرا گروہ اسلام

کو عقیدے کے طور پر قبول کرتا ہے لیکن عملی طور پر یہ لوگ مغرب کے جدید اصولوں کے پیروکار ہیں۔ ان دو گروہوں سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کی باقی ماندہ آبادی اسلام اور جدیدیت کے درمیان تذبذب کا شکار ہو کر مایوسی کی زندگی گزار رہی ہے۔ اکیسویں صدی میں جدیدیت کی علمبردار قوتوں کی طرف سے اسلام کو بطور عقیدہ اور مذہب مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ ماڈرن ازم کے اصول وضوابط کو اپنائے۔ مغربی افکار کے بارے میں خود مسلم امہ کے اندر بھی ایک رائے نہیں ہے بلکہ اس حوالے سے مسلم امہ اپنے مفادات کے تصادم کا شکار رہی ہے۔

اس وقت عالم اسلام کے دانشوروں اور سیاسی شخصیات کے دوش پر عظیم ذمہ داری ہے۔ مسلم دانشور اسلام کے حریت پسندی کے پیغام کو جتنے مناسب انداز میں لوگوں تک پہنچائیں گے۔ مسلم اقوام کی اسلامی ماہیت اتنی ہی صحیح شکل میں سامنے آئے گی۔ انسانی حقوق، آزادی، جمہوریت، حقوق نسواں، بدعنوانیوں کا سدباب، نسلی تفریق و امتیاز کا خاتمہ، عربیت اور علمی میدان میں پسماندگی سے نجات جیسے موضوعات کے سلسلے میں اسلامی تعلیمات کو متعارف کرانے کی ضرورت ہے۔ عام تباہی کے ہتھیاروں اور دہشت گردی کے خلاف

جدو جہد کے سلسلے میں مغربی ذرائع ابلاغ کے فریب اور دھوکے کو منظر عام پر لانے کی ضرورت ہے۔

مسلم دنیا کو درپیش مطلوبہ مقاصد حاصل کرنے کے لیے ایک جامع حکمت عملی کی ضرورت ہے تاکہ اس کے نتیجے میں مسلم دنیا میں کوئی اہم تبدیلی لائی جاسکے۔ اسلام کے پیروکاروں کے درمیان باہمی مکالمہ ان مقاصد کے حصول کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ اس مکالمے کا انعقاد مقامی، قومی، بین الاقوامی اور پان اسلامک سطح پر کیا جائے اور اس سلسلے میں آرگنائزیشن آف اسلامک کنٹریز (او آئی سی) جیسے اداروں کی سرپرستی اور معاونت بھی حاصل کی جائے۔ سیاست اور حکومت، تعلیم اور سائنسی تحقیق، معاشی اور صنعتی ترقی، سماجی اور ثقافتی ماحول، عسکریت پسندی، دہشت گردی اور تشدد، اسلام اور جمہوریت، اسلام اور مغرب، اسلام اور دیگر مذاہب عالم وغیرہ کے موضوعات پر توجہ مرکوز کرکے ہم اپنی توانائی کا صحیح استعمال کر سکتے ہیں۔ ان مذاکروں، مباحثوں اور مکالموں کے نتیجے میں ہم اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لیے راستہ ہموار کر سکتے ہیں۔ اسطرح ہم مغرب دنیا تک اسلام کا صحیح تصور اور تشخص پہنچانے میں بھی کامیاب ہو سکیں

ہیں۔ اعلیٰ ترین سطح پر منعقد ہونے والے ایسے مکالموں کی میزبانی مسلم ممالک کی حکومتوں کو کرنی چاہیے اور انہیں اس سلسلے میں تعلیم، تحقیق اور سائنسی ترقی کے لیے کام کرنے والے مقامی، علاقائی اور پان اسلامک سطح پر کام کرنے والے اداروں مثلاً کامسٹیک سے تعاون اور اشتراک بھی حاصل کرنا چاہیے۔

The End